السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ضلع گجرات سے لال خاں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ننگے سر نماز پڑھتے تھے یا سر ڈھانپ کر۔ ان دونوں میں سے کون سا عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی سنت کے قریب اور زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دوران نماز سر ڈھانپنے یا ننگا رکھنے کے متعلق ہم افراط وتفریط کا شکار ہیں۔ کچھ حضرات اس سلسلہ میں اس قدر افراط کرتے ہیں کہ سر ڈھانپے بغیر نماز پڑھنے کو مکروہ خیال کرتے ہیں جبکہ دوسری طرف تفریط یہ ہے کہ کپڑا ہوتے ہوئے بھی ننگے سر نماز پڑھنے کو اپنی شناختی علامت باور کراتے ہیں۔ مسئلہ کی نوعیت یہ ہے کہ دوران نماز عورتوں کے لئے سر ڈھانپنا ضروری ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بالغہ عورت کی نماز اوڑھنی یعنی دوپٹے کے بغیر قبول نہیں فرماتے۔'' (ابوداود: الصلوة 641)

مرد حضرات کے لئے یہ پابندی نہیں ہے۔ وہ ننگے سر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ایسا کرنا صرف جواز کی حد تک ہے، ضروری نہیں، لیکن بہتر ہے کہ دورن نماز اپنے سر کو پگڑی، رومال یا ٹوپی وغیرہ سے ڈھانپا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے اولاد آدم: تم ہر نماز کے وقت اچھا لباس زیب تن کیا کرو۔'' (آل عمران/3: 31)

آیت کریمہ میں زینت سے مراد اعلیٰ قسم کا لباس نہیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ اس حصہ جسم کو ڈھانپ کر آؤ جس کا کھلا رکھنا معیوب ہے۔ چونکہ لباس والا جسم ننگے جسم کے مقابلہ میں مزین نظر آتا ہے، اس لئے لباس کو زینت سے تعبیر کیا گیا ہے، اسلامی معاشرہ میں ننگے سر گھومتے پھرنا انتہائی معیوب ہے، سر ڈھانپ کر چلنا انسان کے پروقار اور معزز ہونے کی علامت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حالات میں اپنے سر کو ڈھانپ کر رکھتے تھے۔ صرف حج کے موقع پر اسے کھلا رکھنے کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ ضروری ہے، ایسا کرنا حج کے شعائر سے ہے۔ اس پر قیاس کرکے ننگے سر نماز پڑھنے کی عادت بنا لینا اچھا نہیں ہے، چنانچہ علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک رسالہ میں یہ روایت لائے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام کو دیکھا کہ وہ ننگے سر نماز پڑھ رہا تھا تو آپ نے اس سے پوچھا کہ اگر تمھیں لوگوں کے پاس جانا ہو تو اسی حالت میں چلے جاؤ گے؟ غلام نے جواب دیا نہیں، تب آپ نے فرمایا: ''کہ پھر تو اللہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کے سامنے آنے کے لئے خوبصورتی اور آرائش اختیار کی جائے۔'' (حجاب المرأة ولباسہا فی الصلوة)

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کے متعلق لکھتے ہیں ''کہ جن الفاظ کے ساتھ مصنف نے اس حدیث کو نقل کیا ہے وہ جملے کسی کتاب میں نہیں مل سکے۔ ممکن ہے کہ ننگے سر کا ذکر جو مصنف نے اس حدیث میں کیا ہے اس کا وجود کسی ایسی کتاب میں ہو جو مجھے نہیں مل سکی۔'' (حاشیہ حجاب المراة)

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ مزید لکھتے ہیں: ''کہ میرے خیال کے مطابق بلاوجہ ننگے سر نماز پڑھنا ناپسندیدہ حرکت ہے کیوں کہ یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ ایک مسلمان کو نماز کی ادائیگی کے لئے اسلامی شکل وصورت اختیار کرنا ضروری ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کے لئے زینت اختیار کی جائے۔'' (سنن بیھقی: ج2 ص236)

ہمارے اسلاف کی نظر میں ننگے سر رہنا، اسی حالت میں بازاروں گلی کوچوں میں گھومتے پھرنا، پھر اسی طرح عبادت کے مقامات میں چلے آنا کوئی اچھی عادت نہیں ہے بلکہ درحقیقت یہ مغربی تہذیب کے برگ وبار ہیں۔ جو ہمارے متعدد اسلامی ممالک میں گھس آئے ہیں۔ جب مغربی تہذیب کے سلسلہ علمبردار اسلامی ممالک میں آئے تو اپنی عادات وخصائل بھی ساتھ لائے، ان کی دیکھا دیکھی ناپختہ کار مسلمان بھی آنکھیں بند کرکے ان کی تقلید کرنے لگے۔ اس طرح مسلمانوں نے اپنے اسلامی تشخص کو مجروح کرڈالا ہے۔ (تمام المنة: ص162)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ قطعی ثابت نہیں ہے کہ آپ نے حالت احرام کے علاوہ ننگے سر نماز ادا کی ہو۔ اس سلسلہ میں جو احادیث پیش کی جاتی ہیں وہ اپنے مفہوم میں صریح نہیں ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو کتب حدیث وسیرت میں اس کا ضرور تذکرہ ہوتا۔ جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج وعمرہ کے علاوہ ننگے سر نماز ادا کی ہے۔ وہ دلیل پیش کرے۔

الغرض ننگے سر نماز ادا کرنا جائز ہے، واجب یا مستحب نہیں ہے۔ اسی طرح سر ڈھانپ کر نماز پڑھنا مستحب تو ہے لیکن ضروری نہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھے پر کچھ نہ ہو۔'' (صحیح بخاری: الصلوة 359)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد کے لئے دوران نماز سر ڈھانپنا واجب نہیں بصورت دیگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کندھوں کے ساتھ سر کا بھی ذکر کردیتے۔ البتہ یہ عمل مستحب ضرور ہے۔ لوگوں کو اس کی ترغیب بھی دینی چاہیے۔ ان دلائل وحقائق کے پیش نظر صورت مسئولہ میں پگڑی، رومال یا ٹوپی سے سر ڈھانپ کر نماز ادا کرنا سنت نبوی کے زیادہ قریب معلوم ہوتا ہے، نیز اس طرح اسلامی شکل وصورت میں نماز کی ادائیگی اللہ کے ہاں زیادہ اجر وثواب کا باعث ہوسکتی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب